

مضامین میں جن کو سب بیان کرتے ہیں اور زبان و انداز بیان بھی کم و بیش یکساں ہے۔ اس بنا پر ان مثنویوں پر تبصرہ کرتے وقت مضامین کی تکرار ناگزیر ہے۔ تاہم سماجی، ادبی اور لسانی حیثیت سے ان مثنویوں کی اہمیت مسلم ہے۔ علاوہ ازیں یہ مثنویاں ہمارے ایک ایسے عہد کی یادگار ہیں جس کی شاعری اور ادبی و سماجی روایات اب افسانہ پارنیمہ بن گئی ہیں۔ اس لئے یہ کتاب ادبی حیثیت کے علاوہ تاریخی حیثیت سے بھی بہت اہم اور وقیع ہے لیکن افسوس ہے کہ اتنی بلند پایہ اور محققانہ کتاب کتابت اور طباعت کی غلطیوں سے بھر پور ہے۔ یہاں تک کہ غلط نامہ کی نہایت طویل فہرست سے بھی اس کی تلافی نہیں ہوتی۔ انجمن ترقی اردو کے لئے یہ امر باعث ننگ ہونا چاہئے۔

کرل کتھا کا لسانی مطالعہ ڈاکٹر خلیق انجم و ڈاکٹر گوپی چند نارنگ۔ تقطیع متوسط ضخامت ۱۱ صفحات۔ کتابت و طباعت اعلیٰ قیمت۔ / ۴ روپے۔ پتہ: بکٹہ شاہراہ اردو بازار۔ دہلی۔ ۶۔

کرل کتھا جس کو فضل نے روزنامہ اشہد کے لخص اردو ترجمہ کی حیثیت سے ۱۳۳۷ء میں لکھا تھا۔ اس بنا پر شمالی ہند میں اردو زبان کی اولین نثری تصنیفات میں اس کا شمار ہوتا ہے اور اس حیثیت سے جو حضرات اردو کا لسانیاتی مطالعہ کر رہے ہیں اور اس کی اصل کا صحیح کھوج لگانے کی سعی پیہم کر رہے ہیں۔ ان کے لئے اس کا منصفہ ظہور پر آجانا گنج باد آرد سے کم نہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں جو درحقیقت دو مطبوعہ مقالوں کا مجموعہ ہے۔ کرل کتھا کا مطالعہ اسی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے ان پانچ کی تبدیلیوں کو بیان کیا گیا ہے جو کسی زبان میں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اور جن کے معلوم کرنے سے ہی زبان کی اصل اور دوسری زبانوں کے اس پر اثرات کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اور پھر برتدلی کے شواہد ایک مستقل عنوان کے ماتحت کثرت سے پیش کئے گئے ہیں اس بنا پر کوئی شبہ نہیں کہ دونوں فاضل ترجمین کی محنت و کوشش فنی اعتبار سے بڑی نسن اور لائق داد ہے اور زبان کی اصل کا مطالعہ اس قدر پیچیدہ اور الجھا ہوا ہے کہ اس ایک تجربہ سے تو اس کا فیصلہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ تحقیق کو آگے بڑھنے میں موثر مادہ ضرور ملتی ہے۔ امید ہے کہ ارباب فوقی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔